نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۳۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۹ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۲۵

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا	۸؍ ع
تواریخ مذہب	۸؍
تواریخ روم	۸؍
تواریخ مصر	۸؍
تواریخ یونان	۸؍
مرقع روس	۸؍
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲؍
حیات پولوس	۴؍
حیات داؤد	۸؍
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو	۲؍

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ، رومن اردو	۸؍
تلاش حق اردو۔ رومن اردو	۳؍ و ۶؍
دولت لازوال اردو	۳؍، ۵؍، ۸؍
دولت لازوال رومن اردو	۸؍
عزت بیمثال اردو	۳؍، ۵؍، ۸؍
" رومن اردو	۸؍
حالات جاپان	۲؍ و ۶؍
شریف بیبیاں	۳؍ و ۶؍
چندر لیلا سادھنی اردو ۲؍ و ۶؍ گورمکھی	۱؍
سیر ہند	ع؍
وکیل کی سرگذشت رومن	۶؍
سورج پرکاش	۴؍ و ۶؍ مجلد ۱۲؍

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اردو	۸؍
سمپر دائے	۳؍ و ۵؍
ویدوں کی تعلیم	۱۰؍
وشنو کے دس اوتار	۲؍
ویدک تصنیفات	۱؍
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۱ پائی
تیرتھ	۱ پائی
اہل ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو	۱؍
خدائے اسلام	۲؍
ینابیع القرآن	۳؍
الکفارہ	۱؍

بائیبل یا قرآن	۱۰/
مسیح ابن اللہ	۲/
میزان الحق	۴/
طریق الحیات	۲/
کشف القرآن	۶/
عقاید اسلامیہ	۱۰/
ینابیع الاسلام	۸/
ہدایت المسلمین	۸/
تحقیق الایمان	۴/
تواریخ محمدی	۴/
تعلیم محمدی	۴/
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲/
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸/
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	″
حضرت محمدؐ	″
انجیل شریف کی صحت و درستی	″
اسماءِ الٰہی	″
خدا کے دس حکم	″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	″
مسیح یا محمد	″
نماز	″
سچا اسلام	″
قرآن	″
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	″
یسوع مسیح	″
سورہ فاتحہ	″
ہمارا شافع کون ہے	″

اثمار شیریں	۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	″
انصاف کا دن	″
فہرست قرآن رومن اردو فی جلد	۶/
تحقیق الاسلام حصہ اول	۴/

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳/
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲/
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	″
صنعت و دستکاری	۲/

اسکول کی کتابیں

اردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱/
اردو کی پہلی کتاب	۱/
اردو کی دوسری کتاب	۲/ و ۳/
اردو کی تیسری کتاب	۳/
اردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱/
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳/
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
″ ″ ″ پنجابی اردو حروف	″
″ ″ ″ رومن اردو	″
″ ″ ″ گورمکھی	″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱/
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱/
″ لوقا کی انجیل پر ″	۱/
″ یوحنا کی انجیل پر ″	۱/

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۸/
حل مشکلات حصہ اول	۶/
تحقیق بائبل	۴/
طالبان حق	۹/
تواریخ بائبل	۸/
حیات مسیح	۱۲/
مسیح کا نمونہ	۸/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقایق	۴/
راہِ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہبِ رومن	۸/
مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/	۱۲/
القابِ مسیح	۱۴/
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے	۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴/

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲/
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸/
ابن حور اردو ۸/ - طلائی شمعدان	۴/
روح سے معمور زندگی	۴/
طریقِ دعا	۴/
شعاع نور حصہ اول و دویم	۵/
طیطس یا رفیق صلیب	۸/

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۹ جون ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہز اکسیلنسی لارڈ و لیڈی ولینگڈن بنگلور پہونچ گئے ہیں۔

بمبئی میں جو ڈاک کا جہاز آیا اُس نے بیان کیا کہ راستے میں مغرب کی سمت ایک معمولی برساتی ہوا تھی۔ اور مشرقی حصے کی طرف بالکل بھی نہیں۔

شملے میں جمعہ کے روز ۶ بجکر ۴۰ منٹ صبح کو ایک بھونچال آیا۔ جو کہ سو (۱۰۰) میل تک تھا۔

پنجاب کے حفظ صحت کمشنر کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ۳۰ مئی ۱۹۱۴ء تک ۸۰۷ پیدائش ہوئی جو کہ ۸ بڑے میونسپل شہروں میں لکھی گئیں۔ (ان میں ۴۴۲ آدمی اور ۳۶۵ عورتیں) اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک کروڑ کے پیچھے ۳۵ آدمی پیدا ہوتے ہیں ۴۹۸ موتیں ہوئیں (۱۹۴ آدمی اور ۳۰۴ عورتیں) ایک کروڑ کے پیچھے ۴۸ آدمی مرتے ہیں۔

زیادہ موتیں تین بڑے شہروں میں تھیں لاہور میں ۳۲ اور ۳۹ پچھلے سال اسی ہفتے میں تھیں۔ امرتسر میں ۵۰ مقابل ۵۶ کے اور ملتان میں ۲۰ مقابل ۲۴ کے۔ جالندھر میں پلیگ سے ۲۲ آدمی مرے۔ ۱۲ گجرات میں۔ ۸ امرتسر میں۔ لودھیانہ۔ وزیرآباد چنیوٹ ہر ایک میں ۷۔ ۵ سیالکوٹ ہانسی اور راولپنڈی ہر ایک میں ۴۔ گجرانوالہ میں ۳ بٹالہ میں ۲۔ سونی پت۔ قصور۔ بھیرہ۔ جہلم پنڈدادن خاں اور لائلپور میں ایک ایک ۵ جو چیچک سے مرے رہتک اور ملتان میں دو دو اور امرتسر میں ایک۔ فاضلکا میں ایک ہیضے سے مرا۔

ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی و لیڈی ولینگڈن انڈا گمنڈ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ اور آجکل میسور میں قیام فرما رہے ہیں۔

مسٹر لبرڈن اور سر ولفرڈ لوریر نے برجستہ درس دیئے جس میں کہ انہوں نے ہز رائل ہائنیس کی قابلیت و ہمدردی کی داد دی۔

انگلستان میں ۹۰ فیصدی لکھ سکتے ہیں ۲۷ فی صدی ہسپانیہ میں اور فی صدی روس میں۔

ایک نوجوان بنگالی عورت نے بنام ہجابانی وسی عمر ۱۴ سال کی آج اپنے اوپر مٹی کا تیل ڈال کر جل کے مرگئی۔

اُس کی شادی ہوئے کو ایک سال ہوا تھا۔ لیکن خانگی جھگڑوں کی وجہ سے اُس نے خودکشی کرلی

اُس نے مٹی کا تیل اپنے اوپر ڈال لیا اور دیا سلائی لگائی۔ وہ اسوقت دیکھی گئی جبکہ وہ جل رہی تھی۔ وہ میڈیکل کالج ہسپتال میں پہونچائی گئی۔ جہاں کہ وہ جاں بحق ہوگئی

شملہ کے رہنے والوں کا ایک جلسہ جمعہ کے روز ۱۹ حال کو ہز اکسیلنسی وائسرائے کے جنم دن کے لئے ہوا جس میں کہ راجہ سر رام سنگھ کرسی نشیں تھے۔

تار برقیات

۸ جون لنڈن - ایک بیلون کے حادثے سے ۱۰۰ آدمی زخمی اور ۲۸ ہسپتال کو لیجائے گئے یہ حادثہ ابرنی ہی میں تھا جبکہ بیلون اوپر چڑھنے کے لئے تیار تھا۔

۸ جون لنڈن - ٹامپیکو پر ایک نیا خطرہ پیدا ہوگیا ہے جس سے کہ میں کنفرنس ٹوٹ جاوے۔ ہوئیرٹا اسباب پر اصرار کرتا ہے۔ کہ متحدہ امریکہ اتحادیوں کے ساتھ۔ مگر باغیوں کے گولہ بارود لانے میں خلل اندازی نہیں کرسکتا۔ جبکہ باغیوں نے چندروز صلح سے انکار کیا ہے۔

۹ جون کلکتہ - ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل کل باقاعدہ کولا کوٹ ریٹ لے گئے۔ کیونکہ وہاں سے افیون بازار اٹھا دیا گیا ہے۔ ہز اکسیلنسی نے آنریبل رائے سیتا ناتھ رائے بہادر کے ہاں چاء نوش فرمائی۔

ہز اکسیلنسی آج دوپہر کو دارجلنگ روانہ ہوتے ہیں اور ۲۹ ماہ حال کو کلکتہ میں واپس تشریف آور ہونگے۔ اور ۲ جولائی کو بنگال کانسل میں حاضر ہونگے۔

دارجلنگ کو روانہ ہونے سے پیشتر ہز اکسیلنسی بیرک پور میں ۵ یا ۶ دن قیام فرمائینگے اور پھر دارجلنگ کو تشریف لے جاوینگے۔ جہاں پر ہز اکسیلنسی ۲ ماہ کیلئے قیام کرینگے۔ مشرقی بنگال میں بھی موسم برسات میں دورہ ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کی بابت کوئی ارادہ نہیں ظاہر کیا گیا۔

۹ جون کلکتہ - موتی لعل وصانہ جھلکتی کے ایک سوداگر نے بارادہ نالش بنام چارجی سب انسپکٹر پولیس اور دو کنسٹیبل کے برخلاف کچہری میں نالش کی ہے۔ کہ میرا ان پر ۱۱۰۰۰ روپیہ کا دعوے ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدعی ۱۱ مارچ کو اپنی دوکان کو جارہا تھا۔ جبکہ دو شہری کنسٹیبلوں نے اس کو پکڑا۔ اور تھانے میں لے گئے۔ اور وہاں پر تینوں پولیس نے اس سے ۱۰۰۰ روپیہ طلب کیا اور اس کو رہا کر دیا۔

ان تین آدمیوں کے نام نوٹس جاری ہوا کہ روپیہ واپس کردیں۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اس لئے مقدمہ جاری ہے۔ پہلی سماعت ۲۹ ماہ حال کو ہوگی۔

۱۰ جون سڈنی - ایک تنخواہ دینے والا کلرک ایک صندوق میں ۳۰۰۰ ہزار پونڈ ریلوے کے دفتر کو لے جارہا تھا جبکہ دو آدمی ایک موٹر کار میں سوار ہوگئے جو کہ انہوں نے کہیں سے چرائی تھی۔ انہوں نے اس کلرک کے بندوق ماری اور صندوق کو لے کر رفو چکر ہوگئے۔

۱۰ جون لندن - ایک لاش چیر پھاڑ کرنے والا مارا گیا۔ اور ۸ اور زخمی ہیں۔ ۲۵ فوجیں اور پولیس ٹیورن پر فساد میں زخمی ہیں۔

بعد کی خبر ہے کہ فلورنس اور باری میں لوگوں نے سٹرائک کردی ہے۔ اور کئی زخمی ہیں۔ فلورنس میں ایک آدمی مارا گیا۔ جنرل لیبر کانفرنس نے جو کہ روم میں ہے تمام اٹلی میں سٹرائک کا اعلان کردیا ہے۔

اتوار کے روز جو آدمی مارے گئے۔ سو ان کے دفن پر ہزار ہا آدمی حاضر تھے۔ وے ایک ناظرین پر بہت ہی غصے ہوئے۔ جو کہ سگرٹ پیتا ہوا جلوس کو دیکھ رہا تھا۔ بد امنی پھیل گئی بندوقیں چلیں اور کئی آدمیوں کو ہسپتال لے جانا پڑا

۱۱ جون - لنڈن - نیلپز کے حادثے میں توپخانے کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

موخر الذکر نے بندوق چلا کر ایک آدمی کو مار ڈالا۔ لوگوں نے ایک ڈیری کو بھی گھیر لیا جس میں کہ پولیس اور ایک ڈیری کا آدمی پناہ گزین ہوئے تھے موخر الذکر نے بندوق چلائی اور محاصرین میں سے ایک کو مار ڈالا۔

۱۱ جون - روما - سٹرائک والوں نے سٹرائک بند کردی ہے۔ کہ انہوں نے کافی مقابلہ کر لیا ہے

۱۲ جون اوٹاوہ - ہاؤس آف کامنس نے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے کینیڈا سے روانہ ہونے پر یہ تجویز کی ایڈرس دیا جاوے اور ہز مجسٹی کو یقین دلایا کہ اہل کینیڈا کی جانثاری قائم ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

انسان گناہ کا غلام ہے

انجیل کی تعلیم اور واضح تعلیم انسان کے اس تعلق کی بابت جو وہ گناہ کے ساتھ رکھتا ہے یہ ہے کہ انسان گناہ کا غلام ہے۔ اس بات سے یہ بتایا گیا ہے۔ انسان کے گناہ اور جرم نہ صرف اخراجات ہی ہیں بلکہ گناہ ایک طاقت ہے جس کے ماتحت انسان ہے اور جس کی تابعداری انسان بلامرضی خود مجبوراً کر رہا ہے۔ چنانچہ خداوند مسیح نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ "جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ گناہ کا غلام ہے" (یوحنا ۸: ۳۴) اور پولوس رسول بھی فرماتا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ جس کی تابعداری کے لئے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالہ کر دیتے ہو اُسی کے غلام ہو جس کے تابعدار ہو خواہ گناہ کے جس کا انجام موت ہے خواہ تابعداری کے جس کا انجام راستبازی ہے" (رومی ۶: ۱۶) اور پھر کہتا ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ شریعت تو روحانی ہے مگر میں جسمانی اور گناہ کے ہاتھ بکا ہوا ہوں۔ اور جو میں کرتا ہوں اُس کو نہیں جانتا۔ کیونکہ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا۔ بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہوں (رومی ۷: ۱۴ و ۱۵) انسان گناہ میں ایسا غرق ہو گیا ہے کہ وہ اب اپنے بس میں نہیں ہے۔ بلکہ گناہ کے ماتحت ہے۔ اور ایسا ماتحت جیسے زرخرید غلام۔ جب تک کہ کوئی قیمت دے کر اسے خرید نہ لے اور آزاد نہ کر دے وہ کسی طرح اُس کی غلامی سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اس کا ثبوت پولوس رسول نے اپنے اور کل بنی آدم کی ضمیر اور موجودہ حالت سے یہ دیا ہے کہ "جس کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا۔ بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہوں"۔ یہ ایسا بدیہی ثبوت ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کا روزمرہ کا شخصی اور عام تجربہ ہے۔ سو واقعی گناہ سے سب کو نفرت ہے اور کسی کا جی بھی نہیں چاہتا کہ گناہ کرے اور اس کے نتائج بد کا متحمل ہو۔ مگر پھر بھی گناہ کر ہی بیٹھتا ہے۔ "کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں۔ البتہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے۔ مگر نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے۔ چنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہوں۔

پس اگر میں وہ کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے" (رومی ۷: ۱۸ سے ۲۰) یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ نیکی کرنے کے دلدادہ ہیں اور بدی سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ جو بیان پولوس رسول نے کی ہے۔ وہ لوگ گناہ کی طاقت سے بخوبی واقف ہیں اور اس کو ایک ناقابل انکار حقیقت سمجھتے ہیں۔ اس سادہ مگر قاطع تجربہ سے پولوس رسول یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ "پس اگر میں وہ کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے" پس گناہ ایک پُرفتن اور زبردست طاقت ہے جو انسان پر حکمرانی کر رہی ہے۔ رسول اقرار کر رہا ہے کہ اگرچہ میں خدا کی شریعت کو تسلیم کرتا اور اُس کی تعظیم کرتا ہوں اور اگرچہ میں اُس کی تکمیل اور تعمیل پر بڑا غیرت مند ہوں۔ اور ویسا ہی کرتا بھی ہوں تو بھی میں نے اُس کے خلاف کیا اور گناہ کرتا ہوں اور یہی حال دنیا کا ہے۔ اسی کے ذریعہ سے میں گناہ کے ہاتھ بکا ہوا ہوں"۔ اور گناہ میرا مالک ہو گیا ہے۔

السٹر کی روز افزوں ناراضگی

السٹر کی ناراضگی اور غصہ روز بڑھتا چلا جاتا ہے

سڑکوں پر، ریلگاڑیوں میں، کھیتوں میں، کارخانوں میں۔ الغرض ملک کے ہر گوشہ اور ہر موقعہ اور مقام میں ادنٰے سے لیکر اعلےٰ تک ان کے اندر خفگی اور سختی زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ سب جگہ اسی امر پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور معاملہ نہایت طول پکڑتا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک باشندہ السٹر نے ایک انگریز سے یہ غصہ سے بھرا ہوا بیان دیا کہ

تم انگریز لوگوں میں سے کوئی بھی ہم کو سمجھ نہیں سکتا۔ تم سب خیال کرتے ہو کہ یہ ایک معمولی پولیٹیکل معاملہ ہے۔ جو عام پولیٹیکل طریق یعنی معاہدہ یا باہمی رضامندی سے فیصل ہو جائیگا۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا اور اس میں کچھ خصوصیت نہ ہوتی تو ہم لشکر کیوں فراہم کرتے؟ ہم نے تو فوج کشی اس لئے کی ہے کہ ہم معاہدہ ہرگز نہ کرینگے۔ اب رعایت کا وقت جاتا رہا جبکہ ہوم رول تیار کیا گیا۔ تو ہم سے مشورہ بالکل نہیں لیا گیا۔ ہمیں تو یہ دھمکی دی گئی تھی کہ تم اس کو قبول کر لو ورنہ بندوق سے اڑا دیئے جاؤگے اور اب ہمارے پاس مسلح اور قواعد دان نشانہ بازی میں مشتاق ایک لاکھ آدمی موجود ہیں۔ یہ کوئی پولیٹیکل فرقہ بندی نہیں ہے جس کے سبب سے وہ لڑنے مرنے کو تیار ہوں۔ مگر یہ ایک گرا گرم انکار اس امر سے ہے کہ کوئی ہماری مرضی کے خلاف ہم پر حکومت کرے۔

اور یہ انکا پیشتر سے بھی زیادہ پرآشوب اور خفگی آمیز انکار ہے۔ اس کے تغیرات ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ کاروباری آدمی یہ کہا کرتے ہیں "البتہ کوئی گورنمنٹ ہم کو جنگ کرنے پر مجبور کریگی"۔ اہل صنعت وحرفت مزدور اور کلرک وغیرہ جو پہلے تو ایک خیالی خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہونے کیواسطے قواعد سیکھنے سکھانے پر مائل اور آمادہ تھے انہوں نے اب اپنے خیالات بالکل تبدیل کر دیئے ہیں۔ اب ان کو صرف یہی ایک ڈر ہے کہ شاید وہ وقت پر تیار نہ ہوں گے۔ ایک بوڑھی عورت نے۔ جو نہایت اعلیٰ درجہ کے لیڈروں میں سے ایک لیڈر کی والدہ ہے جس نے چند ماہ کا عرصہ گذرا کہ خانہ جنگی کی گفتگو کرتے ہوئے اس کو ایک خوفناک بدخوابی کہا تھا اپنی گری ہوئی آواز سے اور آنکھیں بند کرکے بلا کسی قسم کے جوش یا فکر کے اس معاملہ پر بحث کرتی ہے وہ السٹر باشندہ کا ایک مثنیٰ ہے۔ یہ لوگ بڑے مستقل مزاج ہیں۔ چنانچہ راوی کہتا ہے کہ میں نے آج صبح ایک بچے کو دیکھا جو نشان دینے والے جھنڈے بغل میں دبائے ہوئے ایک جماعت کو جا رہا تھا جہاں نشان دینا سکھایا جاتا ہے۔ جوان اور بوڑھے اور ادھیڑ عمر کے سب کے سب لوگ انقلابات کا ٹھنڈے دل سے مقابلہ کرتے ہیں۔

میڈیکل کالج لاہور کے طلبا کی شکایات

سرکاری طور پر شائع ہو گیا ہے کہ لاہور میڈیکل کالج کے طلبا کی مبینہ شکایتوں کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اُس کی طبع شدہ رپورٹ ۲۹ مئی کو گورنمنٹ کے پیش کی گئی تھی۔ کمیٹی کی سفارشیں بے حد اور وسیع ہیں۔ اور اُن پر اب صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتال ہائے و افسران میڈیکل کالج اور پنجاب یونیورسٹی غور کر رہے ہیں امید ہے کہ کالج مذکور کے آئندہ سیشن (دور) کے شروع ہونے سے پیشتر اُن کے متعلق گورنمنٹ کے احکام جاری کر دیئے جائینگے۔

خدا کا کلام ہمارے پاؤں کے لئے چراغ ہے۔

تاریخ کے صفحات میں ہمارے لئے بڑے بڑے قیمتی واقعات اور پیغامات موجود ہیں۔ اور واقعات ماضیہ ہمارے مستقبل کی راہوں کو روشن کرنے کے لئے چراغ ہیں۔ مردان آزمودہ پیکار بہت سے میدان جنگ میں زخمیں کھا چکے ہیں ہمیں بتاتے ہیں کہ جو جنگ ہمارے درپیش ہیں۔ اُن کو کس طرح نبھانا چاہئے۔ ہم آج کے دن کو اس طرح سے شروع نہیں کرتے۔ گویا کہ کل گذشتہ دن تھا۔ مگر کل کا دن آج کے دن کے لئے ہمارے سامنے بہت سی آگاہیاں اور انتباہ پیش کرتا ہے۔ ہمارے کاموں میں بہت سی امداد دیتا ہے۔ اور ہم کو قابل تقلید تعلیمات عطا کرتا ہے۔ اور ہم اُن تمام امور کو مدنظر رکھ کر اپنا آج کے دن کا کام شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ کل کا دن ہمارے آج کے دن کیلئے چراغ ہے۔ مگر تمام برکات ماضیہ میں سے افضل ترین اور مفید ترین وہ پیغام ہے جو ہمیں خدا کے کلام سے ملتا ہے جو ہمیشہ زندہ اور تازگی بخش ہے۔ ہمارے زندگی کے سفر کے اثنا میں ہمارے راستے میں اور آس کے ارد گرد بہت سے گڑھے اور ٹھوکریں اور کانٹے ہیں جن سے ہم کو سخت تکلیفات ملتی ہیں۔ اور ہم کو سخت مایوسی اور دکھ کے سمندر میں غرقاب ہو جانے کے خطرہ میں ہوتے ہیں ایسی حالت میں خدا کا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"۔

خدا کی بادشاہت کا اخلاقی پہلو۔

خداوند کی تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ وہ خدا کی بادشاہت کے زیر سایہ رہنے والوں سے اُس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خدا کی شریعت کی پوری پوری فرمانبرداری کریں "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔ یہاں جو انبیا کا ذکر ہوا ہے جو شریعت کی اخلاقی تشریح کرتے۔ اور لوگوں پر اُس کے عمل کرنیکا زور ڈالتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا بھی منشا شریعت کی اخلاقی اصلیت کو ظاہر کرنا ہے۔ مسیح نے خود اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسولوں پر اُس کے پورا کرنے کا زور ڈالنے اور اُن کو اُس میں طاقت دینے سے اُس کے اخلاقی زور اور ضرورت کو بخوبی واضح کر دیا۔ اس معنی میں وہ خدا کی بادشاہت کے فرزندوں سے اس راستبازی کی طلب کرتا ہے جو فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے بہتر اور کامل تر ہے۔ کیونکہ وہ لوگ حرف کی زیادہ عزت اور توقیر کیا کرتے تھے۔ مگر شریعت کی روح اور اصلیت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس سے تجاوز کیا کرتے تھے۔ (متی ۵: ۲۰) اس کے برعکس خداوند مسیح مرضی الٰہی کی مطلق تابعداری طلب کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ "جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے"۔ (متی ۷: ۲۱)۔

اس زمانہ میں ہمارا فرض کیا ہے؟ انیسویں صدی کا اختتام اور بیسویں صدی کا آغاز تاریخ ہند میں خصوصاً اور تاریخ دنیا میں عموماً طبعی اخلاقی اور روحانی کشمکش کا زمانہ ہے جو شاید کسی وقت دنیا نے دیکھا ہوگا۔ اس زمانہ میں علمی اور مذہبی اور اخلاقی وہ جنگ ہو رہی ہے کہ شاید ہی دنیا کی تاریخ میں کبھی وقت ایسی ہوئی ہو۔ ہر مذہب کے اندر نئے نئے جذبات اور نئے جوش اور نئی تحریکات پیدا ہو رہی ہیں۔ ایسے زمانہ میں ضروری ہے کہ ہم اپنے سے یہ سوال پوچھیں کہ مسیحیوں کو مسیحیت کی خاطر کیا کرنا چاہئے تاکہ فتح مسیحیت کی ہو۔ ایک مسیحی فیلسوف اس کا یہ جواب دیتا ہے کہ "ہمارا یہ فرض نہیں ہے کہ ایک نئے مذہب کے لئے جنگ کریں۔ بلکہ صرف یہ کہ ہم زندگی کی تازگی پر مسیحیت کے بے پایاں گہرائیوں کو مشتعل کر دیں"۔ اب اگر ہم اس فیلسوف کے اس بیان کو مشرح کریں تو اس میں تین بڑی بڑی حقیقتیں مشتمل پائی جاتی ہیں یعنی

اول مسیحیت کے معنی زندگی کی تازگی ہے۔ تاریخ ہم کو بتاتی ہے کہ لوگ اور قومیں تاریک ایام میں سے بار بار گذر چکی ہیں۔ بہت سی سرد گرم ہوا کے جھونکے ان پر سے گذر گئے ہیں۔ غم مصیبت اور تکلیفات کا انہوں نے بہت سامنا کیا ہے۔ اقوام پر ایسے ایسے ایام گذر چکے ہیں جن کی عین دوپہری میں نیم شب کی تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی چھا چکی ہے اور بے شمار لوگ ناامیدی کے تاریک ترین خلیجوں میں سر کے بل غرقاب ہو گئے۔ ہاں ایسے ایسے ایام گذر چکے ہیں جن میں انسان نے خدا سے سخت انحراف کیا اور اس کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہو کر جانوروں کی طرح مر مٹے۔ مگر اس سردی گرمی کو مسیحیت ہی نے معتدل بنا دیا۔ ان تکالیف و آلام کو مسیحیت ہی نے دور کر کے بنی نوع انسان کو خوش اور مطمئن کر دیا۔ اس اخلاقی اور روحانی تاریکی کے سیاہ بادلوں کو مسیحیت ہی کے آفتاب نے معدوم کر دیا اور ناامیدی اور پریشانی کی گہری خلیجوں کی لا انتہا تہوں میں سے نکال کر مسرت اور راحت کے ساحل پر قدموں کو پہونچا دیا۔ اور ان کو چاہ ضلالت اور بحر الحاد سے نہ صرف نکال ہی دیا بلکہ خدا تک پہنچا دیا۔ یہ کیا تھا؟ صرف یہ کہ مسیحیت کی باد نسیم خدا کے بے مثل تر و تازہ اور مہکے ہوئے باغ سے ہو کر چلی اور ان کی روحانی اور اخلاقی زندگیوں کو از سر نو تر و تازہ اور معطر اور مضبوط کر دیا۔

دوم مسیحیت ہی میں بے پایاں عمق ہے۔ مدتوں تک انجیلی سچائیوں کے کنوئیں ظاہری طور پر بند پڑے رہے۔ ایماندار ابرہام جیسے لوگ شہر خموشاں میں جا سوئے اور ان کے جانشین اضحاق ان کنوؤں کو از سر نو کھودنے کے لئے آئے۔ یعنی آنحضرات انجیلی سچائیوں کے کنوئیں تمام ذہنی علمی اور بے ایمانی کی مٹی سے پُر ہے۔ مگر خوش قسمتی سے ایسے اضحاق آ گئے جنہوں نے فلسطیوں سے جھگڑ جھگڑ کر وہ سچائی کے کنوئیں اپنے قبضے میں کر لئے اور ان کو از سر نو کھدوا اور ان کے شیریں اور مفرح پانیوں سے نہ صرف خود ہی تر و تازہ ہوئے بلکہ اپنے ہمسایوں کو بھی محظوظ کیا۔ انہوں نے اپنے فتحمند ایمان کی طاقت ان کی مردہ زندگیوں میں عمیق ترین گہرائی میں ڈال دی اور اپنی بے غرض محبت کی قدرت سے ان کو زندہ کیا جس سے قوموں نے برکتیں پائیں۔ اور لاکھوں فیض یاب ہو گئے۔

سوم مسیحیت ہی سب کچھ ہے۔ زندگی کی اس تازگی اور بے پایاں گہرائیوں کے مقابل میں جو مسیحیت کے اندر ہیں کوئی بھی نیا مذہب جو ہندو، محمدی، بہائی، شنٹو، بدھ وغیرہ وغیرہ مذاہب سے مرکب ہو نہ صرف کافی ہی نہیں ہے بلکہ محض بچوں کا کھیل ہے۔ مسیحی مذہب سمندر ہے۔ علوم رنگ برنگی کیچڑ اور مختلف تفرقاتی جوئی لہریں ہیں جو اس کے اندر چلی جاتی ہیں اور اس کی تہ میں بیٹھ جاتی ہیں۔ مسیحیت آفتاب ہے۔ مگر دنیاوی علوم اور فلسفہ مشعلیں ہیں جو سچائی کی آندھی کے سامنے بجھ جاتی ہیں۔ مسیحیت حکیم حاذق ہے علوم و فنون نیم حکیم خطرۂ جان و نیم ملا خطرۂ ایمان کی مثل ہیں۔ مسیحیت زندگی ہے یعنی ہمیشہ تازہ بتازہ نو بنو بے پایاں اور ابدی زندگی ہے خداوند مسیح کیسی صفائی سے علوم دنیاوی اور اپنی رسالت کا بیان ان الفاظ میں کرتا ہے۔ کہ "چور نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"۔

ضمیر یا نور قلب روح کی ابتدائی اخلاقی طاقت ہے۔ جس طرح بغیر عقل کے انسان ذی عقل نہیں ہو سکتا اسی طرح بغیر ضمیر یا نور قلب کے آدمی صاحب اخلاق نہیں ہو سکتا۔ ضمیر انسان کو نہیں بتاتی کہ کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ مگر یہ بات پر اصرار کرتی ہے۔ کہ امور غلط بھی ہیں اور صحیح بھی۔ اور انسان کا فرض ہے کہ وہ صحیح امور پر عمل کرے غلط پر عمل نہ کرے یا بہ الفاظ دیگر ضمیر حس واجبہ ہے۔ جس طرح آنکھ



حس باصرہ ہے۔ آنکھ رنگ کو دیکھتی اور دریافت کرتی ہے۔ مگر آنکھ کو ضرورت علم کی ہے۔ تاکہ وہ رنگ کا امتیاز کرے اور اُس کی متفرق اقسام کو واضح کردے۔ یہ کچھ ضروری امر نہیں ہے کہ آدمی کو رنگ کی بابت کس قدر سیکھنا چاہیے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ وہ رنگ کا احساس رکھے۔ کیونکہ اگر اُس کو رنگ کا علم نہ ہو تو رنگ اس کے سامنے کوئی حقیقت نہ ٹھہرے گی اور احساس اور ادراک ہی وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعہ وہ علم کو استعمال کر اور آگے ترقی دے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان میں قوت نور قلب یا ضمیر یعنی غلط اور صحیح کی حس نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی درست اور نادرست کی تعلیم ہو سکتی ہے۔

انسان کی ضمیر ہمیشہ نور ہی کے ذریعہ سے کام کرتی ہے۔ اور دنیا میں کوئی ایسی روح نہیں ہے۔ جس میں نور نہیں ہے۔ ایک نور تو ضرور ہے۔ جو دنیا میں آنے والی ہر ایک روح کو منور کرتا ہے۔ انسان کے دل پر ایک شریعت بالضرور لکھی ہوئی ہے لیکن یہ نور اور قانون بہت وسیع نہیں ہیں۔ بلکہ وہ یہاں ہی تک اپنا کام کرتے ہیں کہ انسان کو بتائیں کہ کوئی خدا ضرور ہے۔ اور کہ میں اُس کا محکوم ہوں۔ اور وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ میرا کوئی رفیق بھی ہے۔ اور کہ اپنے رفیق کو نقصان نہ پہنچانا چاہیے۔ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ میرا ارادہ اُس کو دھوکا دینے کا ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ایسا کرنا مجھے واجب نہیں ہے۔ لیکن خدا اور انسان کی بابت جو ابتدائی نور دیا گیا تھا۔ وہ انسان کیلئے کافی اور بس نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آدمی خدا اور انسان کی بابت اپنا علم اپنی خداداد قابلیتوں اور لیاقتوں اور روزمرہ کے تجربات اور مشاہدات سے بڑھا بھی لے لیکن تاریخ ہم کو بتا رہی ہے کہ جب انسان صرف ضمیر ہی کی ہدایت اور بھروسہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو وہ بجائے نور حاصل کرنے کے زیادہ تاریک ہی ہوتا جاتا ہے۔ اور جبکہ وہ تھوڑے سے عرصہ کے لئے اچھا بھی ہے تو بعد ازاں ایسا گرتا ہے کہ اُس کا بہت ہی نقصان ہو جاتا ہے۔ اسی لئے پولوس رسول فرماتا ہے کہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ ان کے باطن میں ظاہر ہے۔۔۔۔ اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس کی بڑائی اور شکرگزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔" لیکن خدا نے اس حالت میں اُن کی امداد کی اور انہیں الہام عطا کیا۔ اور اُن کی ضرورت رفع کی۔ یہ الہام بائبل میں ہے اور اُس کے کلام کے ذریعہ سے اور زندہ مسیح کے ذریعہ سے جو کہ انسان ہر دو کی نسبت زیادہ اور مکمل نور اور ہدایت پا سکتا ہے۔ اور اسی نور میں انسان کا ضمیر بڑے زور سے کام کر سکتا ہے۔ انسان کا ضمیر بمنزلہ آنکھ ہے۔ اور الہام الٰہی بمنزلہ آفتاب ہے۔

ممکن ہے کہ انسان کی ضمیر کے خلاف عمل کیا جائے۔ اور یوں وہ رفتہ رفتہ تاریک اور آلودہ ہو جائے۔ کیونکہ جب آدمی جانتا ہے۔ کہ فلاں بات درست ہے اور اندر سے ضمیر کہتا ہے کہ مجھے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ مگر آدمی برعکس اس کے نافرمانی کرتا ہے تو یہ اُس کی اپنی ذات سے اختلاف کرتا ہے۔ وہ خود اپنی اخلاقی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور اس ضمیر تاریک اور فیصلہ دہی میں غیر معین ہو جاتی ہے۔ گو پھر بھی ضمیر جو اندر سے آواز نہیں دیتی اور سو گئی ہے۔ وہ پھر جگائی بھی جا سکتی ہے۔ اور پھر جب جاگ اُٹھتی ہے تو وہ انسان کو ملامت کرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ تو نے میری آواز نہ سنی اور نقصان اُٹھایا۔ اس اندرونی ملامت والی حالت کو جو کسی کے اندر واقع ہوتی ہے ہم قائمیت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ آدمی نے خدا کا گناہ کیا ہے اور وہ خدا کے سامنے مجرم ٹھہرتا ہے۔ اگر اسی طرح آدمی اپنے ضمیر کی نافرمانی کرتا رہے۔ اور اپنی روح کی زندگی کھوتا رہے اور خدا کے راست فیضوں کو مشتعل کرتا رہے تو تو انسان کا ضمیر رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور آخرکار مر جاتا ہے تب آدمی بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اور تب اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا ضمیر کی بے پرواہی انسان کی اخلاقی اور روحانی گری ہوئی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ اور انسان کی نہایت خطرناک اور بُری حالت کی علامت ہے۔ لازم ہے کہ وہ جگائی اور بیدار کی جائے اور یہ جگانا خدا کے الہامی کلام بائبل ہی سے ہو سکتا ہے۔

اطلاع

اگر خدا کی مرضی ہوئی تو سیالکوٹ کنونشن اس سال ۲۳ ستمبر لغایت ۳۰ ستمبر تک ہوگی تمام مسیحیوں کو چاہیے وہ کسی عہدے یا رتبے کے ہوں اس کنونشن میں دعوت دی جاتی ہے کہ وہ حاضر ہوں۔ اور کنونشن کی برکتوں میں شریک ہوں۔

المشتہر

مسٹر بی سیموایل۔ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر
مشن ہائی اسکول
راولپنڈی۔

مراسلات

ہمارا نمونہ

مرقومہ از جارج ملٹن۔ تائب لودیانوی
از بٹالہ پنجاب

ایک قول مشہور ہے کہ نمونہ سے بڑھ کر کوئی تعلیم بہتر نہیں ہے۔ یا ہم یوں کہیں کہ نمونہ ایک بہتر اُستاد ہے۔ ہمارے تمام افعال و اقوال نمونہ کے بغیر مردہ ہیں۔ جس طرح ایمان اعمال کے بغیر مردہ ہے۔ اسی طرح ہماری تعلیم۔ ہمارا فعل اور ہماری گفتگو بغیر نمونہ کے مردہ ہے یعنی جب تک نمونہ ہماری تعلیم کے ساتھ نہیں ہے ہماری تعلیم ناکامل۔ ناشائستہ اور ادھوری ہے۔ اور ہم مثل ایک آواز کے ہیں جو فونوگراف یا اور کسی شئے سے نکلتی ہے۔ یعنی لوگ بہت اچھا لکچر دیتے ہیں۔

وعظ نہایت اعلیٰ کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کے نمونہ پر غور کیا جاتا ہے۔ جو نقائص اور خود غرضی پر مبنی ہے تو ایسے لوگ پبلک یا جماعت پر کیا اثر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہی لوگ عملی نمونہ کیساتھ اپنے درس و نصیحت کو ہمارے آگے پیش کریں تو ہم زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں۔ اور جماعت ہماری نصیحت اور مضمون کو بخوشی سننے پر آمادہ ہوتی ہے۔

کلام میں نمونہ

اب ہم تھوڑی دیر کے لئے اس سرخی پر غور کریں کہ ہمارے کلام میں کیسا نمونہ ہونا چاہئے۔ اس بات کیلئے ہمیں آپ ہی اُستاد کے قدموں میں بیٹھنا چاہئے کیونکہ وہ خود ہمیں سکھلاتا ہے کہ ہمارے کلام میں کیسا نمونہ ہونا چاہئے۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں رہ کر جو کچھ تعلیم لوگوں کے آگے پیش کرتے تھے وہ اُسے عملی طور پر بھی دکھاتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ نہ تو اس وقت کے منافقین میں سے یا اس وقت کے مخالفین میں سے کوئی اُن کی تعلیم میں کچھ بھی نقص نہ دکھا سکا۔ کیونکہ جیسی اُن کی تعلیم تھی ویسے ہی عملی طور سے وہ اُسے ثابت بھی کرتے تھے۔ مثلاً جب خداوند مسیح کہتا ہے کہ تم ایک دوسرے کو معاف کرو تو اُس کے ساتھ ہی وہ خود بھی معاف کرنیوالے تھے۔ جب وہ کہتا ہے۔ کہ تم آپس میں محبت رکھو تو اس کے ساتھ ہی وہ خود محبت رکھنے والے تھے جب وہ کہتا ہے کہ تم دشمنوں کو پیار کرو تو وہ خود بھی دشمنوں کو پیار کرنے والے تھے۔ جب وہ کہتا ہے کہ تم پاکیزہ بنو تو وہ خود بھی پاکیزہ تھے۔ غرضیکہ بہر صورت اُن کی تعلیم اور عملی نمونہ ایک ہی مناسبت رکھتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اہل ایمان کے دل میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا کہ وہ اسے اپنا اُستاد نہ مانیں۔ اور اس کے قدموں میں بیٹھکر اس کی تعلیم کو جو کہ ہر نقص سے مبرا تھی بغور نہ سنیں۔ اس پاکیزہ تعلیم کے سننے کے لئے جو عملی نمونہ سے تھی لوگوں کا ہجوم رات دن خداوند یسوع کی تلاش میں رہتا تھا لیکن ہم جو کچھ کہتے ہیں کیا اس میں وہی نمونہ پایا جاتا ہے۔ جو اُستاد کی تعلیم سے مناسبت رکھتا تھا؟ کیوں لوگ اور جماعت ہمارا وعظ اور نصیحت سننے سے بسا اوقات بیزار ہو جاتے ہیں؟ کیوں ایک جماعت آپ کے درس اور لکچر کو پسند نہیں کرتی؟ کیوں آپ کی عزت جمہوری طور سے جماعت کی نظروں سے گری ہوئی ہے؟ کیوں ہر ایک بھائی کی یہ خواہش نہیں کہ وہ آپ کے قدموں میں بیٹھکر یا آپ کے بنگلہ پر حاضر ہوکر آپ کی تعلیم کو سنے؟ اگر آپ نے کبھی ان باتوں پر غور کیا ہے تو آپکو خود معلوم ہوگا کہ آپ کی تعلیم کیساتھ آپ کا عملی نمونہ مطابقت نہیں رکھتا۔ آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ انہی لوگوں کی مانند ہے جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ اگر آپ میں یہ نقص ہے تو کلام میں مسیح کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔

مجھے اس وقت جلال یافتہ پادری ہائیڈ صاحب کی زندگی بہت یاد آتی ہے۔ لوگ بڑی دلیری اور جرات پیار اور محبت بھرے دل سے اُن کے مکان پر جاکر اُن کی تعلیم کو سننا اور اُن کی صحبت میں رہنا بہت پسند کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے کلام میں ہمیشہ مسیح کے نمونہ کو مدنظر رکھتے تھے۔ اور جماعت جس شوق سے اُن کے کلام کو سنتی تھی وہ اُنکی عملی زندگی کا ایک بین ثبوت تھا۔

کام میں نمونہ

پہلی سرخی میں ہم نے یہ دیکھا کہ مسیح جو کلام کرتا تھا۔ وہ اس کے عملی نمونہ سے مطابقت رکھتا تھا۔ اب ہم کام میں مسیح کے نمونہ پر غور کریں گے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا گویا مقولہ یہ تھا کہ میرا کام یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو پورا کروں۔ یہ الٰہی مسیح کی تمام عملی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ وہ اس کام کو سرانجام دینے میں یہاں تک مشغول تھا کہ اُس نے اپنے آپ کو بھیجنے والے کی مرضی کے تابع کر دیا تھا۔ اور اسی لئے جو کام خداوند مسیح نے اس دنیا میں کیا وہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے عین مطابق پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے ہر کام میں مسیح ہمارا نمونہ ہو

کیونکہ اس نے ہمیں بھیجا کہ ہر ایک قوم کو نجات کی بشارت سنا دیں۔ اور اس لئے ہمارا ماٹو یا مقولہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم بھی اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو پورا کریں۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ ہم بھی اپنی مرضی کو مسیح کے تابع کر دیں تب ہمارے ہر کام میں مسیح ہمارا نمونہ ہوگا۔

کیا آپ نے کبھی خیال کیا ہے کہ لوگ کیوں آپ کے کاموں سے نفرت کرتے ہیں؟ کیوں آپ کے کاموں سے لوگوں کے دلوں کو صدمہ پہونچتا ہے۔ کیوں آپ کے کاموں سے مسیح کی بے عزتی ہوتی ہے؟ اگر آپ ان وجوہ پر جو اس کے متعلق ہیں غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے تمام کاموں میں جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں مسیح ہمارا نمونہ نہیں ہے۔ لوگ ہم سے اسی وقت بیزار ہوتے ہیں اور مسیح کی بے عزتی اسی وقت ہوتی ہے جبکہ ہم دنیوی اور دینی کاموں میں اپنے اُستاد کے نمونہ کو مدنظر نہیں رکھتے اور اس ماٹو پر غور نہیں کرتے جو ہمارے آسمانی اُستاد کا ماٹو تھا۔ کہ میرا کام یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو پورا کروں۔ ہم سے اکثر مسیحی اس بات کی مطلق پرواہ نہیں کرتے کہ ہمارا کام اور کلام لوگوں کے آگے کیسا ہے۔ وہ فقط جسمانی آرام اور خوشی کو مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں پر حکومت کریں۔ خواہ یہ کام مسیح کے نمونہ کے مطابق ہو یا نہ ہو وہ اپنی ذرا سی بھی بے عزتی کو جو ان کے کسی فعل قبیح کی خاطر ہوتی ہے۔ گوارا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ وہ اپنے کسی دوسرے بھائی کو ذلیل و خوار کرنے پر خوش ہوتے ہیں۔ کیا ایسے مسیحی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح کے نمونہ پر چلتے ہیں۔ کیا وہ اور لوگوں کو مسیح کی تعلیم دے سکتے ہیں؟

آہ! کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ اُن کی مرضی اور ارادے میں خود مسیح نہیں بلکہ دنیا اور شیطان ہے۔ ایسے لوگ ہم میں گھس تو آتے ہیں مگر وہ اپنے پھلوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ چھپے نہیں رہتے۔ وہ اپنے کو دھوکا دے رہے ہیں لیکن لوگ اُن سے دھوکا نہیں کھاتے۔ اور قیامت کے دن خدا انہیوں کا حساب کرے گا۔

عادت میں نمونہ

جس طرح مسیح ہمارے کام اور کلام میں نمونہ ہے۔ اور اس کے بغیر ہمارا ہر ایک فعل مردہ ہے اسی طرح وہ ہماری عادت میں بھی ایک نمونہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بغیر مسیح کے نمونہ کے ہماری عادتیں زمینی صورت پر بنتی جائیں۔ اور جب وہ کمالیت کے درجہ تک پہونچے تو ہمارے اندر ہلاکت کو پیدا کرے لیکن جب ہم مسیح میں از سر نو پیدا ہو گئے اور دنیا کی طرف سے مصلوب ہو کر ایک نئی پیدائش کو حاصل کر لیا۔ تب ہماری عادت از سر نو مسیح کے نمونہ پر بنتی چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی عادت میں یہ داخل تھا کہ وہ ہر وقت خدا کے دھیان اور گیان میں مشغول تھا وہ بیماروں تنگدستوں اور اپاہجوں پر حتی کہ گنہگاروں پر بھی رحم کرتا تھا۔ وہ دشمنوں کو پیار کرتا تھا۔ ان کو معاف کرتا تھا۔ وہ خدا کی مرضی کو پورا کرتا تھا اور ان سب سے بڑھکر اُس کی عادت میں محبت کا دخل تھا۔ جو سب کچھ برداشت کرتی سہتی اور بردباری کرتی ہے۔ وہ گناہ سے نفرت کرتا اور نیکی کو پیار کرتا تھا ان اوصاف سے جو اُس کی عادت میں مرکوز تھے وہ ہمیں تعلیم ملتی ہے کہ یہ اوصاف ہماری عادت کو آسمانی صورت میں بناتے رہتے ہیں۔ اگر مسیح کی عادت کا نمونہ ہمارے اندر رہتا ہے تو جو اوصاف یہاں نظر آتے ہیں اُن کا نقشہ ہمارے اندر ہوگا۔ اور یہی ہماری ہلاکت کا باعث ٹھہرے گا۔ اسی لئے ہم میں سے بہت شرابی۔ زناکار۔ شرارت میں گم اور خدا کے کاموں سے نفرت کرنے والے ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اُن کی عادت مسیح کے نمونہ پر نہیں تھی۔ وہ جسمانی خواہشوں سے پیدا ہوئی اور اسی صورت میں بڑھتی گئی ہے۔ اور اب اگرچہ وہ عادت اُن کو بری معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اُن کی جسمانی مرضی کے عین مطابق ہے تو بھی خدا کی نظر میں وہ لوگ مکروہ ہیں۔ اور مسیح کی نجات کے بڑے بھید سے ابھی تک محروم ہیں

دنیوی تعلقات اور چال چلن میں نمونہ

جس طرح خداوند مسیح ہمارے کام و کلام اور عادت میں نمونہ ہے۔ اور اس کے بغیر ہم ان تینوں حالتوں میں گرے ہوئے رہتے ہیں اسی طرح دنیوی تعلقات اور چال چلن میں بھی ہمیں مسیح کے نمونہ کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسیحی جو اس دنیا میں ہے۔ اس کے تعلقات دنیوی اس کے اپنے حلقہ میں کسی قدر وسیع ضرور ہوں گے اور وہ اپنے چال چلن۔ کام اور کلام۔ عادت وغیرہ کا اثر اپنے متعلقہ پر ضرور ڈال رہا ہے۔ اگر ان سب باتوں میں مسیح اُس کا نمونہ نہیں ہے تو ضرور ہے کہ اس کا زہریلا اثر اس حلقہ متعلقہ کو مسیح کے نام اور اس کی نجات سے محروم کر دے۔ کیونکہ جب ایک شخص ایک مسیحی کے چال چلن اُس کے کام اور کلام اور اُس کی عادات کو بدی سے ملبّس دیکھتا ہے تو وہ ضرور اس سے ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور اس کے دل کے اندر قدرتی طور سے یہ سوال اُٹھتا ہے۔ کہ مجھے مسیح پر ایمان لانے سے کیا فائدہ؟ ایسا شخص جو مسیحی ہے بدی نہیں کرتا۔

اے عزیز ناظرین! ہم ٹھوکر نہ کھائیں۔



اور نہ ہی دکھا رہے ہیں۔ سالہا سال کے تجربوں کے بعد ہم اس نتیجہ تک پہونچ چکے ہیں کہ لوگ بائبل کو نہیں پڑھتے۔ بلکہ وہ ہر ایک مسیحی کو پڑھتے ہیں۔ اس کے چال چلن گفتگو اور اس کی ہر ایک حرکت پر غور کرتے ہیں۔ اسی لئے رسول کہتا ہے کہ تم مسیح کے زندہ خط ہو جسے دنیا پڑھتی ہے پس کتنا مناسب ہے کہ ہمارے تعلقات دنیوی اور چال چلن غیر مسیحی لوگوں کے درمیان بیداغ رہنا چاہئے۔ لیکن اگر ہم ذرا بھی اس سے غفلت کریں گے تو آپ خود ہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ہم کس قدر لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ٹھہرینگے اور کلام ٹھوکر کھانے والے کے حق میں کہتا ہے۔ کہ مناسب ہے کہ ایسے آدمی کے گلے میں چکی کا پاٹ باندھ کر سمندر میں ڈبو دیا جاوے۔ یعنی وہ شخص جو ٹھوکر کھلاتا ہے کلام کے مطابق اس کا زندہ رہنا بھی مضر ہے۔

پس عزیزو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم مسیح کے خط بے داغ رہیں تو ہمیں مسیح کے نمونہ پر چلنا واجب ہے۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح جس وقت تعلقات دنیوی میں تھا اس کی بابت مرقوم ہے کہ وہ آدمیوں اور خدا کی نظر میں مقبولیت حاصل کرتا گیا۔ ہمارے تعلقات بھی ایسے ہی ہونے چاہئیں کہ جس سے ہم اپنے متعلقین کے درمیان مقبولیت کو حاصل کر سکیں تاکہ ہماری خدمت کا میدان وسیع ہو جاوے۔ وہ مسیحی جو کہ غیر مسیحیوں میں بیٹھ کر ناجائز گفتگو یا اُن دوستوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اُن کے ساتھ ویسے ہی کاموں میں شریک ہو جاتے ہیں جیسا کہ وہ کرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اپنے چال چلن اور تعلقات دنیوی کے اعتبار سے ایک زہریلا مادہ پھیلاتے ہیں۔ خواہ ہم مسیحی دوستوں یا غیر مسیحی دوستوں میں ہوں۔ ہمیں یہ کبھی بھولنا نہ چاہئے کہ خداوند مسیح ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہمیں اس کے برخلاف کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہئے جس سے اُس کی بے عزتی ہو۔

تم میں سے کتنوں نے غیر مسیحی دوستوں میں بیٹھ کر مسیح کے نام کی بے عزتی کی ہے۔ تم نے اپنے دوستوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسیح کی مرضی کے برخلاف چلے ہو۔ لیکن آئندہ احباب کو یاد رکھو کہ تم مسیح کے زندہ خط ہو۔ جسے دنیا پڑھتی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تم مسیح کو ظاہر کرو تو ہر کام میں ہر کلام میں ہر ایک عادت میں۔ ہر ایک تعلق اور چال میں مسیح کے نمونہ کی پیروی کرو۔

ایک مژدہ

ہمیں یہ بات سن کر کمال خوشی ہوئی۔ کہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں بلیٹی شاہ اور اسٹر شاہ کامیاب ہوئے۔ اور ایم۔ اے کے امتحان میں مسٹر محمد اسمٰعیل خاں پاس ہوئے۔ اس وقت پادری احمد شاہ کے خاندان میں پانچ ممبر ڈگری ہولڈر موجود ہیں۔ ہم پادری احمد شاہ کو اور کامیاب ممبران خاندان کو کامیابی مذکور کے لئے دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ باقی ممبران خاندان بھی کسی وقت کامیابی کے معراج مذکور پر ضرور آئینگے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ڈگری ہولڈرس کو اور ان کی لیاقتوں کو اپنے جلال کے کام میں استعمال کرے اور انہیں طاقت بخشے کہ اپنی علمی طاقت و لیاقت کا ایسا استعمال کر سکیں جیسے استعمال کی اُن سے اُمید کی جاتی ہے۔ آمین

غلام مسیح۔

سفری شفاخانوں سے مناوی کاکام

دیہاتی لوگوں کو ادویہ کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ کیونکہ سرکاری شفاخانے اور مشن کے ہسپتال بہت دور واقعہ ہوتے ہیں۔ وقت بے وقت کی ضروریات پر ایسے دور مقامات کو جانا بسا اوقات موجب دِقت و دشواری ہے۔ اس واسطے اگر سفری مناد مقرر کئے جاویں جو کہ حکمت اور ڈاکٹری سے واقف ہوں تو اُن کے ذریعہ سے عوام الناس تک کلام الٰہی کی آواز بڑی آسانی سے پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دوائی بھی دینگے۔ اور بشارت کا کام بھی سرانجام کریں گے اس کے اثرات نمایاں ہونگے۔ کیونکہ دوائی لینے کی خاطر بہت سے جاہل اور دیہاتی لوگ ڈاکٹر مناد کے پاس آوینگے۔ سفری ڈاکٹر بہت جلد طیار کرنے چاہئیں۔ نہیں تو منادوں کو ہی دوائی بنانے اور لینے دینے کا کام سکھا کر ان کو آزاد کر دیا جائے کہ اپنی روزی آپ کما کر کھائیں۔ اور اپنے دیسی لوگوں میں انجیل کی خوشخبری پہنچائیں۔ فی الحال اس طریقہ کو مرغوب بنانے کے لئے چھوٹے درجہ کے لکھے پڑھے منادوں سے کام لیا جاوے رفتہ رفتہ اور مسیحی بھی ان کی تقلید میں منادی بھی کرینگے اور عوام الناس کو دوائی بھی دینگے۔ جوں جوں لوگوں کو مختلف امراض سے شفا ملے گی وہ ضرور مسیحی منادوں کے مشکور ہو کر ان کے وعظ اور کلام کو رغبت اور شوق سے سنیں گے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیسی جاہل حکما کے ذریعہ سے کئی قسم

کے مذاہب غیر مہذب ممالک افریقہ - ایشیا میں بغیر کسی تکلیف کے پھیل گئے ہیں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے سنا ہوگا کہ بسا اوقات تاجر لوگ بھی اپنی زبان اور دوسرے ممالک کی زباندانی ملانے سے مذہبی امور میں کامیاب ہو گئے تھے۔ گویا تجارت کے ذریعہ سے بھی مذہبی کام ترقی پا سکتا ہے۔ یعنی ضروری اشیاء ایک ملک کی دوسرے ملک میں لے جانے اور ان کے شوق پیدا کرنے کو بڑی عقل سے کام لیا جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اپنے خیالات اور مذہبی رسوم کو دوسرے ممالک میں رواج دے سکتے ہیں۔

انہی وجوہات سے مشرقی جزائر اور مغربی جزائر غرب الہند تک خدا کا کلام مقدس لوگ لے جاتے اور ان کو جزائر کے مردم خود لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ وہ لوگ تجارت اور حکمت کے ذریعہ سے ان تاجران کے پاس محبت سے آکر ان کے دوستدار بن جاتے ہیں۔ پس ایسے ربط و ضبط کو دیسی جاہل لوگوں میں بھی بڑھا کر بائبل کی تعلیم کو وسعت دے سکتے ہیں۔

راقم - میر کریم الدین - برق

ضرورت

۳

ایک ایسے پرچارک کی ضرورت ہے۔ جو ایک بڑے اسٹیشن میں رہ کر کام کر سکے۔ ہندی جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں معہ سندوں کے ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔ پادری پی - اے - پیٹرز صاحب

چانپا - ضلع بلاسپور

راقم - اے - ڈیوڈ کیٹکسٹ لیپر اسلم

چانپا ضلع بلاسپور

نئی تحریک پر ہمارے خیالات

بعض ہمارے بھائی یہ چاہتے ہیں کہ نور افشاں میں شعر و شاعری کی زمین کو بھی سرسبز کیا جاوے۔ بات اچھی ہے۔ مگر صرف عاشقی اور معشوقی کے الفاظ سے مذہبی لٹریچر کو ترقی نہیں ہو سکتی۔ اگر شاعری اس قسم کی ہو کہ اس سے مذہبی خیالات کو وسعت مل سکے تو ہم اس کی تائید کریں گے۔ پر اگر صرف پرانی دقیانوسی شاعری حسن و بال و خال کی تعریف میں نور افشاں کو بھرا جائے۔ تو ہم اس کی تائید ہرگز نہیں کریں گے۔ ہاں اگر بائبل کے بعض ضروری اور دلچسپ مقامات کے ترجمے اشعار و ابیات میں کئے جاویں تو اس سے خدا کا کام اور کلام پھیل سکتا ہے۔ خالی حسن و خال کے جھگڑے دوسرے غیر مسیحی کے رسالوں اور اخباروں میں بہت تھے ہیں۔ ہم اس قسم کے لٹریچر کو نور افشاں میں داخل ہونے کی ہرگز صلاح نہ دیں گے۔ بلکہ اگر خدا کے کلام سے بعض عمدہ اور اچھے واقعات کو الٹا پلٹا کر کے نظم کے سانچے میں ڈھال دیا جاوے تو غیر مسیحی کے لوگ نظم اور ابیات کی صورت میں اس کو اخذ کرنے کے جلد تر مائل ہو جائیں گے۔ جیسے کہ ہم نے اوپر لکھا ہے کہ سفری ڈاکٹروں سے منادی کا کام لیا جائے۔ اور تجارتی اشیاء کے دوسرے ممالک میں لے جانے سے مذہبی کام ہمیں بھی اس کے علاوہ وسعت دیجاوے سو شعراء کے رنگ ڈھنگ میں اگر خدا کا کام کیا جاوے تو بس اس کی تائید ہم دل سے کریں گے۔ امید ہے کہ ہمارے مہربان مسیحی شاعر ہماری اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہماری اصل منشا پر غور کریں گے۔

راقم - برق

کوریا میں مسیحیت

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۲ مورخہ ۵ جون ۱۹۱۴ء

میں بہت ہی تھوڑا کھانا کھاتا تھا۔ جب میں نیند کا غلبہ محسوس کرتا تو آگ جلا کر اپنی انگلیوں کو جلایا کرتا تھا تاکہ مجھ کو نیند نہ آوے۔ جب اس میں بھی ناکامیاب رہتا تو میں اپنی آنکھوں کو برف سے ملا کرتا تھا۔ کسی نالی کے پاس پتھر پر بیٹھ کر ٹھنڈا پانی اپنے کانوں میں ڈالا کرتا تھا

اس وقت میرے دل میں برابر ایک کشمکش ہو رہی تھی۔ تمام دنیاوی شان و شوکت اور گندے اور گھنونے خیالات کو اپنے دل سے نکال پھینکا۔ کیونکہ اپنے خیالات کے بموجب ان چیزوں سے ان دنوں میں ایسی ہی نفرت تھی جیسے کہ اب ہے۔ اس بات کا خیال کر کے کہ تمام اچھی چیزیں مجھ میں موجود ہیں میں نے کوشش کی کہ اپنے دل کو دنیاوی باتوں سے ہٹا کر پاک رکھوں۔ اس بات پر خیال جمع کر میں نے تمام دنیا کو بھول کے روحانی سچائی کی دریافت کرنے کی کوشش کی۔ میرے دل میں بڑی خواہش تھی کہ کسی روحانی شخص کو دیکھوں لیکن باوجود میری کوششوں کے میرے دل میں ایسے خیالات تھے جن کو میں رفع کرنا چاہتا تھا۔ یہ وہ خیالات متواتر میرے سامنے موجود تھے۔ جب میں پہاڑ پہ تنہائی میں وقت گزارنے کے بعد اپنے دوستوں کے گھروں میں گیا تو میرے دل میں بہت

نفرت پیدا ہوئی۔ کیونکہ اُن کی گفتگو پرابر دنیا کی ترقی کی بابت سگرٹوں سے قصے اور کہانیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

اسی وقت ایک شخص نے جس کا نام کم جانگ سو پ تھا۔ اور جو میری طرح روحانی باتوں کی تلاش میں تھا۔ مجھ کو ڈاکٹر ایس اے مافٹ کی خبر دی اور کہا کہ وہ ایک ایسی تعلیم دیتے ہیں جو کہ استقبال کے سبب دل کو روشن کرتی ہے۔ اور مرنے کے بعد آرام کی جگہ جانے کا راستہ بتاتے ہیں۔ میں نے اُس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ میں ابھی تک یہی سمجھتا رہا کہ میری نجات شیطان دنیا اور نفس پر کامیابی پانے سے ہو سکتی ہے میں ڈاکٹر مافٹ صاحب سے ملا۔ اُنہوں نے مجھے انجیل کی کہانی سنائی اور میں نے اُن سے نئے عہد نامے کی ایک جلد لیکر اُس کو پڑھا لیکن ابھی تک میں بدھ صاحب کی تعلیم کی پیروی کرتا رہا۔

میرا ساتھی ڈاکٹر مافٹ صاحب کی معرفت ایک نہایت سرگرم مسیحی ہو گیا۔ اور متواتر یہ کوشش کرتا رہا کہ میں بھی کسی نہ کسی طرح اس تعلیم کے ماننے والا ہو جاؤں۔ کیم نے مجھ کو اپنی کتاب جس کا نام مسیحی مسافر ہے پڑھنے کیلئے دی جو نہیں میں نے اس کتاب کو پڑھا میں بہت رویا۔ کیونکہ میں نے پہلی مرتبہ اپنی گنہگاری کو پورے طور پر سمجھا۔ اس کے بعد میں نے نئے عہد نامہ کو زیادہ سنجیدگی کے ساتھ پڑھا۔ اور رفتہ رفتہ اسباب کو میں نے معلوم کیا کہ یسوع مسیح حقیقت میں خدا ہے

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

محبوب مے کو جس نے بنایا غضب کیا
اپنی قضا کو آپ بلایا غضب کیا۔

پیچھا نہیں چھوڑیگی ناریت ہی خبیث
کیسی بلا کو منہ سے لگایا غضب کیا

مے یہ نہیں بلا ہے یا کالرا خبیث
لاکھوں کو قبر میں ہے سلایا غضب کیا

گولی ہے آرسنک کی یہ مے بلکہ او سیم
کھائی عدم کا راہ دکھایا غضب کیا

مارسیہ ہے مے جسے کاٹا وہ مر گیا۔
کیوں اس بلا کو ہاتھ لگایا غضب کیا

بے شک ہے زہر بلکہ زیادہ ہی زہر ہے
جس نے پیا کسی کو پلایا غضب کیا

مے جس کو لوگ کہتے ہیں دوزخ کی آگ ہے
دل کو جگر کو جاں کو جلایا غضب کیا

لاکھوں بلائیں عیبوں کی اس نے خریدیں
مے کو ہی جس نے دوست بنایا غضب کیا

توبہ بغیر مر گئے قاضی جو ایسے لوگ۔
دوزخ ہے مے نے اُنکو دکھایا غضب کیا

دیگر

سر بھر کے تو موتی بطِ مے پر نثار حیف!
اے عندلیب باغ جہالت ہزار حیف!

پہنے میں پھول کے یہ چھپے باغ دہر کے
جی بھر کے دیکھ پایا نہ رنگِ بہار حیف!

کچھے نہ پند پیر جوانان بادہ نوش۔
ہر موج مے ہے خنجر بُرّاں کی دھار حیف!

سوہانِ روح عقل ہے آواز مرغِ جہل
ہے اندنوں خزاں کی نمو پر بہار حیف!

ترکِ شراب مُخربِ اخلاق کے لئے۔
پیری کا نوجوانوں کو ہے انتظار حیف!

افسوس گر نہیں تو نہیں کیف خلق نیک
گر ہے تو ہے شراب فتن کا خمار حیف!

چھینٹے ہیں آب سرد کے قاضی یہ تیرے شعر
یہ قوم خفتہ اب بھی نہ جاگے تو بار حیف

راقم۔ عزیز اللہ قاضی
ایڈورڈس مشن کالج پشاور۔

غزل

از فکر طبع جارج ملٹن قائب لودیانوی از بٹالہ

باندھ جکڑے آپ ہیں نے ظلم کی زنجیر سے
لائق دوزخ بنا میں اپنی ہی تقصیر سے۔

بخش دے مولا مرے جرم و گناہ کبیرہ
منفعل ہوں اپنے دل میں کیا بہت تقصیر سے

یاں تو سب ہیں واقف ہر دعائے مغفرت
کام کیا عاشق کو تیرے نالۂ شبگیر سے

اے جنوں! وحشت میں بھی چھوٹے نہ فکر یار دیکھ
ہم سمجھ کر دوست۔ ہم آغوش ہوں زنجیر سے

عشق والو جز حقیقت ہیچ ہے انجام عشق
نیض پروانے کو کیا ہو شمع آتشگیر سے

بندۂ دنیا بنانا چاہتا ہے ناسمجھ۔
باز آ اے ہمدمِ دل ناداں تری تدبیر سے۔

اب مرے رونے کا بھی مطلق نہیں ہوتا اثر
عرش ہل جاتا تھا پہلے نالۂ شبگیر سے۔
ہے جنون بے خودی میں بھی مجھے اتنا خیال
پوچھتا ہوں راہ کوئے یار ہر رہگیر سے۔
تو غنی ہے اپنے تائب کو دے بے مانگے مراد
ہو نہیں سکتا سوال اور کچھ ترے دلگیر سے۔

غزل

صرف نور افشاں کے لئے۔

بیٹھے بیٹھے جو مسیحائے زمن یاد آیا۔
پھر نہ بھولے سے کبھی گور وکفن یاد آیا

رخ انور پہ شب وصل جو دیکھیں زلفیں
ڈر گیا خوف سے اور سانپ کا سن یاد آیا

پر مرے کھول نہ کر قید قفس میں صیاد
کیا کرونگا جب مجھے اپنا وطن یاد آیا۔

رہ گیا مضطرب الحال تڑپ کر جیسے۔
بلبل دل کو خزاں میں جو چمن یاد آیا۔

جوش وحشت ہے ترقی پہ خدا خیر کرے
دور افتادہ کو پھر آج چمن یاد آیا۔

تیرے اعجاز نے منہ بند کئے غنچوں کے
اے مسیحا جو نہیں تیرا دہن یاد آیا۔

ہو گئی وحشت نوردی کی یہاں تک عادت
نہ کبھی اہل وطن اور نہ وطن یاد آیا۔

۱۷ اقسم

منشی الائس داس صاحب رہسا
ازبٹالہ
ضلع گورداسپور

منادی شہر میں کردو

دی ھنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہ راست
ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیں
خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ
ایک پونڈ ٹن ۸ ر
خالص صاف سلاجیت شرطیہ فی ڈبی ۲ تولہ ۸ ر
خالص چربی ریچھ جو ہر ایک درد کو مشفی ہے فی ڈبیہ
چھٹانک ۴ ر پونڈ عما
خالص چربی چیتا تاتی شیر فی چھٹانک ٹن ۶ ر
پونڈ ۲ روپیہ
تازہ ریچھ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں
کام آتا ہے سالم تازہ ۲ روپیہ
پتا ریچھ فی تولہ عہ
پانچی پہاڑ کا زیرہ سیاہ نہایت خوشبودار فی پونڈ
بارہ آنہ (۱۲)
گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ
سپید چشم۔ اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند
جالا دور ہوتا ہے جو بوٹیوں کے رس سے تیار کیا
گیا ہوا ہے۔ فی ڈبی ۴ ر
خالص تازہ رسونت فی ڈبی یک چھٹانک ۴ ر
بروقت آرڈر اخبار کا حوالہ ضرور دیں
خرچہ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

دی منیجر ھنی ہوس چمبہ سٹیٹ براستہ
ڈلہوزی۔ پنجاب

"تار کا پتہ ہمالین چمبہ۔

---

۴۷ عہ

گھیگے کی دوا

گھیگا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگے کو آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔ دوا ایک ماہ تک کرنا چاہئے۔ اس میں صرف بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ہوتی ہے جو کہ دو ہفتہ کیلئے کافی ہوتی ہے قیمت کھانے کی دوا ۱۲/ لگانے کی دوا چار آنہ ۴/ محصولڈاک ۵/

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانے سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ ۵۵ و ۶۴
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

۳/۴

ضرورت

چرچ مشن مڈل سکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے لئے ایک مسیحی استاد کی ضرورت ہے۔ سائل انٹرنس پاس یا میٹرک یا ایس ایل سی ہونا چاہئے۔ تنخواہ پچیس روپیہ سے ۲۷ روپیہ تک کرایہ مکان ۳ روپیہ

درخواستیں

ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام معہ اسناد آنی چاہئیں۔

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۹ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹرننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عـ۔ فارسی اُردو چھ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب رسٔ یت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازمونکو مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عـہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ملتقہ ہے سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے صاف طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بجائی بنیں۔ (۳) ہم بجائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) ٹھیک اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کائی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۱؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک	۱؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد	۸/۱
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک	۵/۱

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے ر	صر	ملے
چوتھائی کالم	صر	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صہ ماہوار

" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی۔ میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا۔ کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ بحسب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۳۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ ارمال۔ لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر دوبارہ نہیں دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب بی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی بردرز چھپا +